شادی میں
اچھی صحبت

Shaykh Pod BOOKS

Shaykh Pod URDU

مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے

شادی میں اچھی صحبت

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

شادی میں اچھی صحبت

پہلی اشاعت .5 مئی 2023۔

کاپی رائٹ ©2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

شادی میں اچھی صحبت

نیت

مہربان تقریر

شکرگزاری

مشاہدہ کرنے والا

دلائل

اعمال میں مہربانی

گھر کے کام

پیار دکھائیں۔

سمجھوتہ کرنے والا

خلوص کے ساتھ اچھا جواب دیں۔

نظر انداز کریں اور معاف کریں۔

نتیجہ

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جلد کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو متاثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روزِ آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور بے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر ذمہ دار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاہیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تہہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو ShaykhPod.Books@gmail.com - پر دی جا سکتی ہیں

تعارف

شادی اسلام کا ایک اہم پہلو ہے۔ درحقیقت، یہ زیادہ تر مذاہب میں ایک اہم پہلو ہے۔ اسلام میں شادی کی نصیحت کی گئی ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کو بہت سے گناہوں جیسے غیر قانونی تعلقات سے بچاتی ہے اور حفاظت کرتی ہے۔ شادی کا ایک اہم پہلو جو بہت سے شادی شدہ جوڑوں کو مشکل لگتا ہے وہ ہے اپنے شریک حیات کے ساتھ اچھے تعلقات کو برقرار رکھنا۔ شادی کے اس پہلو کو سیکھنے اور اس پر عمل کرنے میں ناکامی ایک اہم وجہ ہے جس کی وجہ سے مسلم آبادی میں طلاق کی شرح آسمان کو چھو رہی ہے۔

شادی شدہ جوڑے اپنے گھروں میں کبھی بھی حقیقی خوشی یا سکون نہیں پا سکتے جب تک کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھے طریقے سے نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شادی شدہ جوڑے کے درمیان اچھی صحبت کا حکم دیا ہے کیونکہ یہ زندگی کے ان مختلف پہلوؤں کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے جن کا سامنا انہیں کرنا پڑے گا جیسے بچوں کی پرورش اور اس سے انہیں خوشی ملے گی۔ باب 4 النساء، آیت 19:

’’اور جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لینے کے لیے ان کے لیے مشکل نہ پیدا کرو جب تک کہ وہ صریح بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں۔ اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے زندگی بسر کرو۔‘‘

یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پس جس نے اس حکم کی خلاف ورزی کی اس نے گناہ کیا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اسے پورا کرنے کی کوشش کرے گا، اسے ان کی کوششوں کا بہت زیادہ اجر ملے گا۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے والے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا، ایک شادی شدہ جوڑے کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لیے اور بھی زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ باب 65 میں طلاق، آیت 2:

یا تو انہیں قابل قبول شرائط کے مطابق برقرار رکھیں یا قابل قبول شرائط کے مطابق ان کے ساتھ ..."
"...حصہ لیں

اس کی مختصر کتاب اپنے شریک حیات کے ساتھ اچھے تعلقات کو برقرار رکھنے کے کچھ ،لہذا پہلوؤں پر بحث کرے گی۔

شادی میں اچھی صحبت

نیت

شادی کے اندر اچھی صحبت کا پہلا پہلو یہ ہے کہ ایک مسلمان کو ہمیشہ اپنے شریک حیات کے لیے نیک نیت رکھنا چاہیے۔ شادی شدہ جوڑے کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کریں اور ایک دوسرے کے لیے نیک نیتی کے بغیر ایک ساتھ خوش رہیں۔ باب 2 البقرہ، آیت 231:

’’اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی مدت پوری کرچکی ہوں تو یا تو انہیں قابل قبول شرائط کے مطابق رکھو یا انہیں قابل قبول شرائط کے مطابق چھوڑ دو، اور انہیں نقصان پہنچانے کے ارادے سے (ان کے خلاف (نہ رکھو۔ اور جس نے ایسا کیا اس نے یقیناً اپنے آپ پر ظلم کیا۔

جب ایک شادی شدہ جوڑے ایک دوسرے کو خوش رکھنے کی نیک نیت رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی باہمی محبت اور احترام کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس کی طرف باب 8 الانفال آیت 70 میں اشارہ کیا گیا ہے:

’’اگر اللہ تمہارے دلوں میں [کوئی [بھلائی جانتا ہے تو وہ تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے۔‘‘

شوہر اور بیوی کے لیے ایک دوسرے کے لیے نیک نیت ہونا بہت ضروری ہے جیسا کہ یہ ان کے اعمال سے ظاہر ہوگا۔ ایک بار جب یہ ارادہ بدل جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے رشتے کو بدل دے گا۔ باب 13 الرعد، آیت 11:

بے شک اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے اندر کی حالت نہ بدلیں‘‘۔’’

یہ رشتہ پھر مشکل اور کشیدہ ہو جائے گا۔ جب بھی کسی شخص کی نیت اچھی ہوتی ہے تو اس سے اس کا روحانی قلب پاک ہوجاتا ہے۔ جب ان کا روحانی دل پاک ہو جائے گا تو ان کا باقی جسم پاک ہو جائے گا، جیسے ان کی زبان۔ صحیح مسلم نمبر 4094 میں موجود ایک حدیث میں اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے ان کی شادی کا ہر پہلو نیکی اور خوشی کی طرف بڑا قدم اٹھائے گا۔

مہربان تقریر

نکاح میں اچھی صحبت سے متعلق دوسرا پہلو اس کی گفتگو ہے۔ جیسا کہ کسی کی نیت اچھی صحبت کا ایک اندرونی پہلو ہے اچھی بات اچھی صحبت کا بیرونی پہلو ہے۔ میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے سے بات کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ اس خوبی کے بغیر شادی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ زیادہ تر طلاقیں بولنے پر قابو نہ رکھنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ کسی شخص کے کہے ہوئے الفاظ واپس نہیں لیے جا سکتے اس لیے شادی شدہ جوڑوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بولنے سے پہلے سوچیں کیونکہ الفاظ بعض اوقات جسمانی اعمال سے زیادہ دیرپا درد کا باعث بن سکتے ہیں۔ انہیں صحیح مسلم نمبر 176 میں موجود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ جہت اور دور رس حدیث پر عمل کرنا چاہیے۔ اس میں انسان کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ باب 33 الاحزاب، آیت 70:

‘‘اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور مناسب بات کہو۔’’

اچھے الفاظ شادی شدہ جوڑے کو دنیا اور آخرت میں فائدہ پہنچاتے ہیں۔ جبکہ برے الفاظ نہ صرف ان کی ازدواجی زندگی پر برا اثر ڈالیں گے بلکہ یہ اگلے جہان میں برائی کا باعث بنیں گے۔ مثال کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ جامع ترمذی نمبر 2314 میں موجود حدیث میں تنبیہ فرمائی کہ قیامت کے دن کسی شخص کو جہنم میں گرانے کے لیے صرف ایک برائی کی ضرورت ہے۔

جب ایک شادی شدہ جوڑا ایک دوسرے کو فون کرتا ہے تو اچھی گفتگو کا استعمال کرنا چاہیے۔ یہ ضروری ہے کہ وہ صرف ایک دوسرے کو اچھے انداز میں حوالہ دیں۔ حالانکہ حق پر قائم رہتے ہوئے مذاق کرنا اسلام میں ناجائز نہیں ہے شادی شدہ جوڑے کے لیے بہتر ہے کہ وہ ایک دوسرے کو برا نام نہ دیں۔ بھلے ہی جوڑے کو یہ ایک مذاق نظر آئے لیکن ایک وقت ضرور آئے گا جب ان میں

سے کوئی بھی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوگا اور اس وقت انہیں اس لقب سے پکارنا ان پر غصہ ہی آئے گا۔ لہٰذا بہتر ہے کہ ہمیشہ ایک دوسرے سے حسن سلوک سے رجوع کیا جائے اور خاص طور پر دوسروں کے سامنے شائستگی کو برقرار رکھا جائے۔

ایک دوسرے کو طنزیہ یا طنزیہ انداز میں مخاطب کرنا صرف دشمنی کا باعث بنتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ دشمنی بڑھ سکتی ہے یہاں تک کہ یہ جھگڑے اور یہاں تک کہ طلاق کی وجہ بن جاتی ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ اسی طرح کا ردعمل ظاہر کرتا ہے جس طرح ان کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی دوسروں سے بات کرتے وقت مہربانی کا مظاہرہ کرتا ہے تو وہ عام طور پر یہ پائے گا کہ دوسرے بھی ان کے ساتھ مہربان انداز میں بات کرتے ہیں۔ یہ شادی شدہ جوڑوں پر اور بھی زیادہ لاگو ہوتا ہے۔

جب شادی شدہ جوڑے ایک دوسرے سے کچھ مانگتے ہیں تو گفتگو میں نرمی کا بھی استعمال کیا جانا چاہیے۔ شوہر کو حکم کے مطابق کسی چیز کی درخواست نہیں کرنی چاہئے تاکہ اس کی بیوی کو یہ لگے کہ وہ بیوی سے زیادہ خادم ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز کی درخواست مہربان طریقے سے کرتا ہے تو نہ صرف اس کے حاصل کرنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے بلکہ دوسرے شخص کو اپنی ضرورت پوری کرنے میں اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ اس نے سخت اور حکم کے ساتھ کسی چیز کی درخواست کی۔ بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے شوہر پر زیادہ بوجھ ڈالے بغیر یا بہت زیادہ مطالبہ کیے بغیر، خاص طور پر جب وہ چیز ضروری نہ ہو، نرمی سے درخواست کرے۔ ایک بیوی کو زیادہ امکان ہے کہ وہ اپنی درخواست کو پورا کرنے میں ہچکچاتے ہوئے اپنے شوہر کو حقیر کہنے اور اس کے تئیں اس کے جذبات پر سوال کرنے کے بجائے اچھے انداز میں پوچھے تو وہ اس کی درخواست کرے گی۔

میاں بیوی کی فرمائش پوری نہ ہونے پر ناراض ہو کر سخت الفاظ نہ بولیں۔ کبھی کبھی کسی شخص کی درخواست قبول کرنے سے پہلے تھوڑا سا وقت درکار ہوتا ہے۔ انہیں کبھی بھی ماضی کے مقدمات کو سامنے نہیں لانا چاہئے جہاں ان کی درخواست پوری نہیں ہوئی تھی۔ اور نہ ہی انہیں یہ دعویٰ کرنا چاہئے کہ ان کی شریک حیات کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ یہ صرف دلائل کی طرف لے جاتا ہے اور صرف شریک حیات کو ان کی درخواست سے دور رکھے گا۔

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ شادی پر جھگڑوں اور تناؤ سے بچنے کے لیے میاں بیوی میں سے کسی کو بھی اپنے شریک حیات سے بہت سی غیر ضروری چیزوں کی درخواست نہیں کرنی چاہیے۔ یہ رویہ بوجھل ہو سکتا ہے کیونکہ شوہر کو ایسا لگتا ہے جیسے وہ اپنی بیوی کے لیے ایک کیش مشین سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ اور ایک بیوی کو یقین ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے گھر میں نوکر سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

شکرگزاری

درخواستیں پوری ہونے پر میاں بیوی دونوں کے لیے ایک دوسرے کی تعریف کرنا ضروری ہے۔ حالانکہ نعمتوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اکیلا نہیں ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ابوداؤد نمبر 4811 میں موجود حدیث میں تنبیہ کی ہے کہ جو شخص شکر ادا نہیں لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ نعمت کا سرچشمہ اللہ ۔ کرتا تعالیٰ اکیلا ہے پھر بھی اس نے نعمتوں کو پہنچانے کے لیے ایک شخص کو بطور ذریعہ منتخب کیا ہے۔ اس لیے ذریعہ کا شکریہ ادا کرنا درحقیقت نعمت کے منبع کا شکریہ ادا کرنے کا ایک بالواسطہ طریقہ ہے۔ بادشاہوں کے سفیروں کو اسی لیے عزت دی جاتی ہے۔ قرآن پاک کے مطابق جب کوئی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اسے مزید برکات ملتی ہیں۔ باب 14 ابراہیم، آیت 7:

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تم پر ضرور اضافہ ’’ کروں گا‘‘۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو زیادہ نعمتیں فراہم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس نعمت کو پہنچانے والے کا شکر ادا کرتا ہے۔ لہٰذا شادی شدہ جوڑے کی صورت میں ایک دوسرے کا شکر ادا کرنا ان کے لیے ایک دوسرے کی حاجتیں پوری کرنے کا سبب بنے گا جس سے برکتوں میں اضافہ ہوگا۔

مشاہدہ کرنے والا

یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے شریک حیات سے بات کرنے سے پہلے ان کے مزاج کی تعریف کرے۔ مطلب، اگر وہ دیکھتے ہیں کہ ان کا شریک حیات تھکا ہوا ہے، بیمار ہے یا خراب موڈ میں ہے تو یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے الفاظ کا انتخاب اور زیادہ سمجھداری سے کریں کیونکہ نامناسب وقت پر بولنے سے اکثر جھگڑے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے حالات میں ایک دوسرے کو تھوڑی سی جگہ دینا شادی پر بہت بڑا مثبت اثر ڈال سکتا ہے۔ ان حالات میں ایک دوسرے سے غیر ضروری چیزوں کی درخواست نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس بات کا امکان کم ہوتا ہے کہ شریک حیات کی درخواست پوری ہو جائے اور زیادہ امکان ہے کہ بات چیت سے جھگڑا ہو جائے۔

دلائل

چونکہ لوگ کامل نہیں ہیں ایک شادی شدہ جوڑے میں اپنی پوری شادی کے دوران جھگڑے ہوتے رہیں گے۔ درحقیقت کوئی بھی رشتہ دلائل سے پاک نہیں ہوتا۔ دلائل کے دوران نرم لہجے کا استعمال کرنا ضروری ہے کیونکہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ جب کسی سے سخت لہجے میں بات کی جائے تو وہ اپنی غلطی کو قبول کرے اور سچائی کو قبول کرے۔ درحقیقت، سختی صرف اس کا سبب بنے گی کہ وہ اپنی غلطی کو قبول کرنے اور بہتر کے لیے بدلنے سے مزید دور دھکیل دے۔ اکثر جو دوسروں کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے وہ زیادہ مسائل کا باعث بنتا ہے پھر ابتدائی بات جو دلیل کا باعث بنتی ہے خواہ وہ صحیح ہو۔ جس طرح کچھ سچائیوں کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہئے جب اس سے کسی کی دل آزاری ہو اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو جو دلائل کے دوران سختی کا استعمال کرے۔ صحیح ہونا کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ تقریر میں سختی کا استعمال کرے۔ یہ رویہ صرف ایک شادی شدہ جوڑے کے اندر دشمنی بڑھانے کا سبب بنے گا۔

اس کے علاوہ، یہ بہتر ہے کہ بعض چیزوں کو چھوڑ دیا جائے جن کا اعتراف کرنا یا سمجھنا واجب نہیں ہے بجائے اس کے کہ ان پر اپنے شریک حیات سے جھگڑا ہو۔ نظر انداز کرنا، زیادہ تر معاملات میں، ہر چھوٹی چھوٹی بات پر اپنے شریک حیات سے ہمیشہ ملامت کرنے اور بحث کرنے سے زیادہ خوشی کا باعث بنتا ہے۔ بعض چیزیں جو اہم ہیں مثلاً واجبات وہ ہیں جن پر بحث اور بحث کی جانی چاہیے خواہ اس سے بحث ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس طرح کے معاملات میں ہمیشہ اچھے الفاظ کا استعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس تکنیک کے ساتھ کامیاب نتائج کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

بہت زیادہ تنقید، خواہ وہ تعمیری ہی کیوں نہ ہو، دشمنی کا باعث بن سکتی ہے۔ ایک عقلمند شخص یہ سمجھتا ہے کہ لوگوں کی اکثریت خاص طور پر اس دن اور دور میں تعمیری تنقید کرنا پسند نہیں کرتی۔ یہ عادت شادی شدہ جوڑے کے درمیان دشمنی کا باعث بنے گی۔ وقتی طور پر تعمیری تنقید قابل قبول ہے کیونکہ اس سے ایک دوسرے کو بحیثیت مسلمان بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے لیکن اسے زیادہ نہیں کرنا چاہیے۔ اسے اچھے طریقے سے اور مناسب وقت پر کیا جانا چاہیے۔ نامناسب وقت پر صحیح بات کہنا مزید مسائل کا باعث بن سکتا ہے۔

اعمال میں مہربانی

شادی شدہ جوڑے کے درمیان اچھی صحبت کا ایک اور عنصر حسن سلوک ہے۔ نہ صرف ایک شخص کو اپنے شریک حیات کے ساتھ اپنے الفاظ کے ذریعے بلکہ اپنے عمل سے بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ درحقیقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جامع ترمذی نمبر 3895 کی ایک حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ بہترین مرد وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ لہٰذا، ایک مسلمان اس وقت تک اپنے کردار کو مکمل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنے شریک حیات کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہ آئے خواہ وہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ تمام لوگوں کے حقوق پورے ہونے چاہئیں۔ بعض رشتہ داروں کے حقوق ادا کرکے اور دوسروں کے حقوق کو نظر انداز کرکے کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ ایک سچا مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر مقرر کردہ تمام حقوق کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ قیامت کے ترازو میں سب سے بھاری چیز حسن اخلاق ہوگی۔ لہٰذا مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ خاص طور پر اپنے رشتہ داروں جیسے اپنے شریک حیات کے ساتھ یہ رویہ اختیار کریں۔ بیرونی دنیا کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور اپنے ہی خاندان کے ساتھ، جیسے کہ شریک حیات کے ساتھ ناروا سلوک کرنا صریح منافقت ہے۔ یہ شخص صرف اپنی خواہشات پر عمل پیرا ہے اسلامی تعلیمات پر نہیں۔ یہ دو چہرے والے آخرکار اس دنیا میں بے نقاب ہوں گے اور ذلیل ہوں گے اور اگلے جہان میں انہیں بہت بڑا عذاب ملے گا بشرطیکہ وہ سچے دل سے توبہ نہ کریں۔

گھر کے کام

شادی میں حسن سلوک کا ایک پہلو یہ ہے کہ ہر میاں بیوی گھر کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ درحقیقت، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے کاموں میں اپنے اہل خانہ کی مدد کرتے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ کام صنفی غیر جانبدار ہیں۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 6039 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ صحیح طریقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے، نہ کہ اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ اس حدیث میں واضح طور پر اضافہ ہوتا ہے کہ جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو مسجد کی طرف روانہ ہوتے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گھر کے کاموں میں مدد کرنا ضروری ہے لیکن مسجد میں جماعت کے ساتھ فرض نماز زیادہ ضروری ہے۔ ہر روایت کو ترجیح دی جاتی ہے اور کسی کو اس ترتیب پر صحیح طریقے سے عمل کرنا چاہیے نہ کہ چیری چننا چاہیے کہ وہ کن روایات پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

پیار دکھائیں۔

حسن سلوک کا ایک اور پہلو ایک دوسرے سے پیار کا اظہار ہے۔ ایسا کرنے سے شوہر کی مردانگی میں کمی نہیں آتی۔ یہ اپنے شریک حیات کو یہ ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے کہ ان کی زندگی میں ایک اہم مقام ہے۔ اس سے شادی شدہ جوڑے کے درمیان محبت اور حسن سلوک میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ شائستگی کو ہمیشہ برقرار رکھا جانا چاہئے، خاص طور پر دوسروں کے سامنے۔ یہی وجہ ہے کہ شادی شدہ جوڑے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر کے اندر ایک پرائیویٹ جگہ رکھیں جہاں وہ دن میں کچھ نجی وقت اکٹھے گزار سکیں۔

سمجھوتہ کرنے والا

احسان میں رہنے کا ایک حصہ یہ سمجھنا ہے کہ شادی قربانی اور سمجھوتہ کرنے کے بارے میں ہے۔ ایک شریک حیات ہر وقت اپنی خواہش کے حصول کی توقع نہیں کر سکتا۔ شادی دینے اور لینے کا رشتہ ہے۔ زیادہ تر معاملات میں، جتنا زیادہ ہمت ہاریں گے اور اپنی شریک حیات کے لیے قربانیاں دیں گے، وہ اتنی ہی زیادہ تعریف کریں گے اور بدلے میں ان کے لیے قربانیاں دیں گے۔

خلوص کے ساتھ اچھا جواب دیں۔

یہاں تک کہ جب کسی کی شریک حیات برے رویے کا مظاہرہ کرے تو مسلمان کو اس کا جواب نہیں دینا چاہیے کیونکہ یہ سچے مسلمان کی علامت نہیں ہے۔ اس کے بجائے انہیں اللہ عزوجل اور برے اخلاق کے نتائج سے ڈرنا چاہیے اور اپنی شریک حیات کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اس سے ان کا مقام دنیا اور آخرت میں بلند ہوگا۔ اور یہاں تک کہ بدتر لوگ بھی آخر کار کسی کے اس ردعمل کی تعریف کریں گے چاہے وہ اسے نہ بھی دکھائیں۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے جو ان کو دیکھ رہا ہے اور دونوں جہانوں میں ان کا اجر دے گا۔ جب کوئی مسلمان اپنی بیوی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے حسن سلوک کرتا ہے تو اس کا اجر اس کے پاس ہے۔ انہیں اپنے شریک حیات سے معاوضہ نہیں لینا چاہیے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ سے اجر چاہتا ہے تو اس کی رضا کے لیے عمل کرے اور صرف اسی سے اجر طلب کرے۔ یہ ایک انتہائی اہم نکتہ ہے جسے بہت سے لوگ نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ اپنے شریک حیات کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے ان سے معاوضہ کی توقع رکھتے ہیں جب انہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر عمل کرنا چاہیے جیسا کہ اس نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اپنے شریک حیات کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ جو بھی لوگوں سے اجر طلب کرے گا اس سے کہا جائے گا کہ وہ قیامت کے دن ان سے اجر حاصل کرے جو ممکن نہیں ہوگا۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 3154 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

نظر انداز کریں اور معاف کریں۔

حسن سلوک کا ایک اور پہلو ہر مسلمان کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے ذہنوں سے شادی کی کہانیوں کی تصویروں کو نکال دے کیونکہ کوئی بھی کامل شخص یا شریک حیات نہیں ہوتا۔ اس کے بجائے انہیں سمجھنا چاہئے کہ جس طرح وہ کامل سے دور ہیں اسی طرح دوسرے بھی ہیں۔ یعنی جس طرح سے کوئی غلطیاں کرتا ہے اسی طرح دوسروں سے بھی ہوتا ہے اور جس طرح کوئی چاہتا ہے کہ دوسرے ان سے درگزر کریں اور معاف کریں اسی طرح دوسروں کی غلطیوں کو درگزر اور معاف کر دیں۔ باب 24 النور، آیت 22:

"... اور وہ معاف کر دیں اور نظر انداز کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرو گے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟''

شادی شدہ جوڑوں کے لیے یہ اور بھی اہم ہے کیونکہ چیزوں کو نظر انداز نہ کرنا اور جانے دینا ان کی ازدواجی زندگی میں تناؤ کا باعث بنے گا۔ ہر مسلمان کو یہ سیکھنا چاہیے کہ وہ چیزوں کو جانے دیں اور رنجشیں نہ رکھیں اور اس طرح اپنے شریک حیات کی ماضی کی غلطیوں کو ان کے خلاف استعمال کریں۔ بدقسمتی سے، یہ ذہنیت آج مسلمانوں میں بہت عام ہے وہ چیزوں کو جانے دینے سے انکار کرتے ہیں اور دہائیوں بعد بھی دوسروں کو ان کی غلطیاں یاد دلاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے معاف ہونے کے امکانات کم ہوتے ہیں بلکہ ان کے تعلقات میں دشمنی اور مشکلات بھی پیدا ہوتی ہیں۔ چونکہ ایک شادی شدہ جوڑا ایک ساتھ زیادہ وقت گزارتا ہے اس قسم کا رویہ تباہ کن ہو سکتا ہے۔ چیزوں کو جانے دینا سیکھنا نہ صرف ایک بہتر مسلمان بناتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے معاف ہونے کے امکانات کو بڑھاتا ہے، بلکہ یہ ان کے لیے اپنے شریک حیات کے دل میں عزت اور محبت بھی پیدا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کا شریک حیات انہیں خوش کرنے کے لیے زیادہ کوشش کرے گا۔ غیر قانونی چیزوں کے علاوہ ایک مسلمان کو یہ سیکھنا چاہئے کہ وہ دوسرے چھوٹے مسائل کو چھوڑ دیں اور انہیں بڑے معاملے میں تبدیل نہ کریں۔ یہ سن کر دکھ ہوتا ہے کہ شادی شدہ جوڑے اکثر چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑتے رہتے ہیں۔ جو نٹپک کرتا ہے اس کی شادی کبھی کامیاب نہیں ہوگی۔ وہ صرف اپنی اور دوسروں کی زندگی کو مشکل بنائیں گے۔ اگر

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر علم رکھنے کے باوجود اس سے دست بردار نہیں ہوتا اور نہ ہی مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رشتوں میں خاص طور پر شادی میں خوشی حاصل کرنا چاہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح مسلم نمبر 3645 میں موجود ایک حدیث میں نصیحت فرمائی ہے کہ کوئی شخص اپنی شریک حیات کو اس خصلت کی وجہ سے ناپسند نہ کرے کیونکہ اس میں ایسی دوسری خصوصیات بھی ہو سکتی ہیں جو اس کے لیے خوشنما ہوں۔ انہیں یہ حدیث یہ بھی نصیحت کرتی ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے شریک حیات کی منفی خصوصیات کو ہمیشہ دیکھنے یا جانچنے کے بجائے ان کو مثبت انداز میں دیکھنے کی کوشش کرے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ایسا برتاؤ کریں جیسے ان کا شریک حیات کامل ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں معمولی منفی خصوصیات پر توجہ نہیں دینی چاہئے جبکہ انہیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہیں ترک کرنے کی نرمی سے ترغیب دینا چاہئے۔ دوسروں کی منفی خصوصیات کو مکمل طور پر نظر انداز کرنے اور اس طرح کام کرنے میں کہ جیسے وہ کامل ہیں اور ان کے مثبت پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرنے کے درمیان بہت فرق ہے جبکہ نرمی سے انہیں بہتر کے لیے بدلنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لوگ بہت کم ہی راتوں رات بدلتے ہیں اس لیے مسلمانوں کو صبر کرنا چاہیے کیونکہ منفی خصوصیات کو ترک کرنے میں وقت لگتا ہے۔

نتیجہ

اس کتاب میں اب تک دیے گئے بیشتر مشوروں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ یہ ابتدائی طور پر ایک عورت کو دیا گیا تھا لیکن اس میں ترمیم کی گئی ہے تاکہ یہ شوہر اور بیوی دونوں پر لاگو ہو۔

اگر کوئی مسلمان زمین کی طرح برتاؤ کرے اور ہر وقت اپنے شریک حیات کا ساتھ دے تو اس کی شریک حیات ان کے لیے آسمان بن جائے گی۔ اگر کوئی مسلمان اپنے شریک حیات کو ذہنی اور جسمانی سکون دیتا ہے تو اس کے بدلے میں وہ ان کی مالی، ذہنی اور جسمانی مدد کا ستون بن جاتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان اسلام کے قوانین کے تحت اپنی شریک حیات کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ پائیں گے کہ اس کی شریک حیات بھی ایسا ہی کرتی ہے۔ اگر وہ اپنے شریک حیات کی عزت اور احترام کریں گے تو انہیں بھی وہی ملے گا۔ یعنی جو دیتا ہے وہی ملے گا۔

ایک مسلمان کو شائستہ ہونا چاہئے اور صرف اس طریقے سے بولنا اور عمل کرنا چاہئے جس سے اللہ تعالیٰ اور ان کی شریک حیات کو راضی ہو۔ انہیں اپنی شادی اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس پر راضی ہونا چاہئے کیونکہ یہی حقیقی دولت اور خوشی ہے۔ میڈیا کا مشاہدہ کریں تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ شہرت اور قسمت خوشی نہیں لاتی۔ دراصل، مشہور شخصیات کی اکثریت اپنی شہرت اور خوش قسمتی کے باوجود طلاق لے لیتی ہے۔ ایک مسلمان کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ اسراف اور فضول خرچی سے گریز کرتے ہوئے اپنے آپ کو اپنے شریک حیات کے لیے مزین کریں کیونکہ یہ ان کی محبت کو برقرار رکھنے کا ایک پہلو ہے۔ کسی کو ہمیشہ اپنے شریک حیات کے مزاج سے باخبر رہنا چاہیے اور مناسب طریقے سے بولنا اور عمل کرنا چاہیے کیوں کہ اگر صحیح بات نامناسب وقت کہی جائے تو بھی بحث ہو سکتی ہے، مثال کے طور پر جب کوئی بھوکا یا تھکا ہوا ہو۔ ایک مسلمان کو پیسے کی قدر کی قدر کرنی چاہئے اور اسے ضائع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور خدا سے ڈرنے والی بیوی کو ناپسند ہے۔ شادی شدہ جوڑے کو اولین ترجیح دینی معاملات میں خود کو تعلیم دینا اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کے بچوں کو دنیاوی اور دینی دونوں معاملات میں اچھی تعلیم حاصل ہو۔ یہ تعلیم ان کے درمیان رشتے کو مضبوط کرے گی۔ ایک مسلمان کو اپنی شریک حیات کی معقول درخواستوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جب

تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو چیلنج نہ کرے۔ جیسا کہ اپنے شریک حیات کا مسلسل انکار غصے اور جھگڑوں کا باعث بن سکتا ہے۔ ان کے درمیان ہونے والی ہر چیز کو خفیہ رکھا جانا چاہئے کیونکہ راز افشا کرنے سے شادی شدہ جوڑے کے درمیان اعتماد ٹوٹ سکتا ہے۔ استثناء صرف یہ ہے کہ جب کوئی دوسرے سے مشورہ طلب کرے لیکن پھر بھی اسے عوامی معاملہ نہیں بننا چاہئے اور زیادہ لوگوں تک نہیں پھیلانا چاہئے۔ ایک مسلمان کو حد میں رہتے ہوئے اپنے شریک حیات کے جذبات کی عکاسی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، مثال کے طور پر، جب اس کی شریک حیات غمگین ہو تو اسے کھلے عام خوش نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس سے آدمی کو یقین ہو سکتا ہے کہ اس کی شریک حیات کو ان کے جذبات کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اسلام کی حدود میں اپنی شریک حیات کی خاطر قربانی اور سمجھوتہ کرنا سیکھے کیونکہ اس سے ان کی شریک حیات انہیں راضی رکھنے کی کوشش کرے گی۔ ان سب باتوں کو یاد رکھنے کا ایک اچھا طریقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کو اپنی شریک حیات کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو وہ چاہتے ہیں کہ ان کے محبوب کے ساتھ اس کی شریک حیات کا سلوک ہو۔ مثال کے طور پر، ایک شوہر کو اپنی بیوی کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے جو وہ چاہتا ہے کہ اس کا داماد اس کی بیٹی کے ساتھ سلوک کرے۔ یا بیوی اپنے شوہر کے ساتھ وہی سلوک کرے جو وہ چاہتی ہے کہ اس کی بہو اپنے بیٹے کے ساتھ سلوک کرے۔ صرف اس ذہنیت کو اپنانا ہی شادی کے اندر ان گنت مسائل کو حل کرنے کے لیے کافی ہوگا۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: https://shaykhpod.com/books/
eBooks/AudioBooks کے لیے بیک اپ سائٹ:
https://archive.org/details/@shaykhpod

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf

https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: https://shaykhpod.com/books/#audio
روزانہ بلاگز: https://shaykhpod.com/blogs/
تصویریں: https://shaykhpod.com/pics/
جنرل پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/general-podcasts/
PodWoman: https://shaykhpod.com/podwoman/
PodKid: https://shaykhpod.com/podkid /
اردو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/
لائیو پوڈکاسٹ: https://shaykhpod.com/live/

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویروں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں:
https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں:
http://shaykhpod.com/subscribe

Achieve Noble Character